مقصدِ حیات

رض

بھٹکا ہوا مسافر میں زندگی کے بَن کا
ماتھے پہ تھی سیاہی سچا مگر تھا من کا
خالق سے پوچھتا تھا میں زندگی کا مقصد
طالب نہیں ہوں عشرت کا، نے فقیر دھن کا

ہر رات اپنے رب سے ہُوں خلوتوں میں گویا
میں طالبِ ہدایت میرا شعور سویا
سجدے میں سر گرا لُوں یہ تو مجھے خبر ہے
پَر فکر میں جہالت کا ہم نے بیج بویا

کچھ وقت نے سمیٹا اور وہ مقام آیا
اول ملائکہ کا سجدوں میں نام آیا
کِس نے تجھے سِکھائی بے وقت کی ریاضت
کیونکر نہیں نمازوں میں ہے قیام آیا

بھر فکر کی عمارت میں اور اینٹ گارا
اب دے نکال باہر دنیا کا ذکر سارا
تُو مجھ کو پانا چاہے تو آرزو بڑھا کچھ
سچی طلب ہو من کی گرداب میں سہارا

میں بخت کا بھلایا صحرا نشین ٹھہرا
چھوڑی زمین اپنی بَن کا مکین ٹھہرا
سب گردشِ زمانہ میری پہنچ سے دُور اب
دِل سے اُبھرتا ہر غم لوحِ جبین ٹھہرا

اِک طائرِ قفس نے مجھ سے جواب مانگا
جو راحتیں میسّر ان کا حساب مانگا
کیوں بے خودی کے ہاتھوں اپنی خودی گنوائی
میری کہاوتوں کا مجھ سے نِصاب مانگا

معروض جو سنی تو دِلدوز آہ نکلی
وحدت ہو جس پہ قائم اک ایسی راہ نکلی
اُلفت کی بات بانٹو، اُمت میں عام بانٹو
منکر ہو پابجولاں ہر ایسی چاہ نکلی

نسخہ جو کیمیا ہے امت سے دور لے جا
ستّر عُلوم میں جو ماہر ہیں ان کو دے آ
نے اب جہاد واجب نے روحِ مردِ مومن
اپنے طریق کی لَو، اربابِ غیر سے لا

کیا علم کی حقیقت، کیا راست فلسفہ ہے
یہ بحث اب نہیں ہے، میرا کہا بڑا ہے
سب عشق کی منازل ہیں ضرب میں مُقیّد
باہر ہے جنگ جاری یا کال ہی پڑا ہے

اُس وقت ذوقِ ایماں جھنجھوڑے جا رہا تھا
سچی لگن تھی مالک رستہ دِکھا رہا تھا
جو ڈھونڈنا ہے مجھ کو تو آنکھ کھول دِل کی
میں کب سے منتظر تھا، منزل سجا رہا تھا

دشتِ دہر میں صحرا، جنگل تمام گھومے
تم طرزِ فکر و مستی ہر رنگ میں ہے جھومے
مقصد حیات کا ہے قرآں کی سورتوں میں
قدموں کو مصطفیٰؐ کے، تیرا طریق چومے

قرآن سے چمٹ جا، سب زیروبم ہیں تیرے
قرآن سے لپٹ جا، جاہ و حشم ہیں تیرے
ادنیٰ مقامِ فانی ہر گز نہیں ہے منزل
گر اُس سے فقر لے لے، 'لوح و قلم ہیں تیرے

قرآن کو تو سیکھا، قرآن کو تو جانا
تصدیق بھی ہے لازم، ایمان بھی ہے لانا
کردار کا محافظ، اوصاف کا مصدق
یہ تب بنے گا اس کے جب سب حقوق مانا

قرآن ہی زماں کا حاصل بیان کر دے
بندے خدا بنے جب، عبرت نشان کر دے
قرآن ہی تغیر قرآن ہی تبدل
متروک حق کہیں ہو، قرآں جوان کر دے

درویشی اِک مَنش ہے قرآن کی فُغاں میں
جب تک نہ ہو مُیسر قوت تجھے جہاں میں
کندن تجھے بنا دیں جب وقت کے تھپیڑے
باطل سے کر تصادم قرآن کی زباں میں

لو مل گیا قرینہ مسلم کو زندگی کا
کچھ تو سمجھ میں آیا اسلوب بندگی کا

اب زندگی لگا دو، اب زندگی کھپا دو
تو ہو جو خود شکستہ، حصہ ہے پختگی کا